

تھانوی سے صاحب کو

انگریز حکومت

ماہانہ چند ستوروں پر کیوں

دیتے تھے؟ کیا تھا؟

سبب کیا تھا؟

تفصیل سے ملاحظہ ہو

ریشی رومال خرب

راز کسے فاش کیا تھا؟

مولانا محمد شاہ امروٹی مرحوم کا دم مرگ انکشاف

بیک وقت تمام کیوں سے انگریزوں کے خلاف انقلابی کارروائیوں کا آغاز ہوتا تھا۔ مگر کچھ لوگوں نے انگریزوں کو اس کی خبر کر دی اور یہ پروگرام ناکام ہو گیا۔

ابتداء میں مولانا محمد شاہ امروٹی نے ریشی رومال کا راز افشا کرنے والے لوگوں کے نام بتائے۔ مگر یہ کیا اور صرف اتنا کہ "وہ ہمارے بزرگ ہی تھے" مگر صحافیوں کے اصرار پر آخر انہوں نے یہ راز افشا کر دیا اور ان بزرگوں کے نام بھی بتا دیے۔ لیکن بعد میں جب مولانا کا یہ انکشاف شائع ہوا تو اس میں یہ نام ظاہر نہیں کئے گئے تھے۔ مولانا کی جانب سے ان ناموں کا انکشاف یقیناً غلطی سے ہونے لگے۔ اس لئے کہ شتاضی سے آگے تاریخ کا ریکارڈ درست ہو سکے۔ لیکن اس سے پہلے تحریک خلافت اور ریشی رومال کا کچھ تذکرہ ضروری ہے۔

برصغیر ہندو پاک میں مسلمانوں کی جدوجہد آزادی اور دنیاگیر کے مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی کی جدوجہد میں دارالعلوم دیوبند کے طالبہ کا کر دار نہایت اہم ہے۔ جن میں شیخ الاسلام مولانا محمود الحسن، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا عبید اللہ شندھی، مولانا تاج محمد امروٹی، مہاں غلام محمد اور شیخ مہدار رحیم کے ساتھ قانونی معاونوں کے اکابرین بھی شامل ہیں۔ تحریک اسیانے خلافت عثمانیہ ہو یا تحریک مولانا کی تحریک شندھی تحریک کی ذمہ داری اہم ہو یا کوئی نئی جدوجہد، آزادی کی تاریخ کا ہر باب ان کے ذکر سے بغیر بے معنی ہے۔

مسلمانوں نے سبب یہ محسوس کیا کہ انگریز حکمران ہندوؤں کے ساتھ کچھ جوڑ کر کے مسلمانوں کو دھوکے کے میدان میں بے ہمدانہ رکھنا چاہتے ہیں۔ خلافت ترکی (عثمانیہ) کے تحت غم نہ ہونے لگے ہیں اور مسلمان اپنے سیاسی مرکز سے محروم ہو رہے ہیں۔ تو قوم کے درہ مندوں نے جن میں مولانا محمد امروٹی اور مولانا محمد

جبر ۱۹۸۸ء کے آخری ایام تھے ایک دن میں 'مہراں ٹیکسٹ' میں ذمہ طالب ایک عظیم المرتبت استی کی عبادت کرنے گیا جو نہ صرف خود انسانی و فطری حقوق کی جدوجہد میں شریک رہی بلکہ ان کے والد محترم بھی مسلمان عالم کی ایک جہتی اور مسلمان برصغیر کی آزادی کی جدوجہد میں پیش قدمیاں رہے۔ خصوصیت تھی مولانا تاج محمد امروٹی کے فرزند اور مجدد اور جمعیت العلماء اسلام صوبہ سندھ کے سربراہ مولانا محمد شاہ امروٹی۔

ان کی زندگی کے آخری ایام تھے، یہیں کچھ اس وقت وہ بستر مرگ پر تھے۔ ان سے پیشانی نہ جاتا تھا کہ ان کو وطن وطنی طور پر وہ پیش کی طرح پیش پیش تھے۔ عبادت کیلئے آنے والے تمام صاحب سے نہایت خدمت و شرفی سے مل رہے تھے۔ اس وقت ان کے کمرے میں جمعیت العلماء اسلام سندھ کے سیکرٹری جنرل تھری شیر افضل، مرکزی آرگنائزنگ سیکرٹری مولانا عبدالرزاق حزن سے جے آئی کے ملازمین کامریڈ رہنما مولانا جلیو نقوی، مولانا امروٹی کے صاحبزادے، لائق ملازمین اور جمعیت کے کئی دوسرے رہنماؤں کے علاوہ بعض دیگر صحافی بھی موجود تھے۔ جو مولانا سے انٹرویو کر رہے تھے۔ سب انٹرویو ہوا اور مولانا محمد شاہ امروٹی بڑی روانی سے گفتگو مولانا کے جوابات دیتے رہے تاہم کئی مواقع پر مولانا عبدالرزاق کوڑے بھی مولانا امروٹی کی طرف سے جوابات دیتے جن پر مولانا نے مداخلت کی۔

انٹرویو کے دوران تحریک خلافت کے پروگرام اور ریشی رومال کا ذکر چلا تو مولانا نے بتایا کہ ریشی رومال دراصل ایک طرح کا فلسفہ تھا جو تحریک کے تمام بڑے علمبرداروں اور موجود رہنما تھے کہ انہوں نے یکجا کیا تھا۔ اس فلسفے تحریک کے صدر حضرت مولانا عبید اللہ شندھی اور جنو رہنما کے لہجہ سے جنرل مولانا تاج محمد امروٹی کی طرف سے ایک تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اس تاریخ سے

انقلاب۔ مالدین جیہ اندھ منہ صحیح اور مالدانیاں مجھ کو امر و نفی پیش کر رہی تھیں۔ افغانستان کے حکمران باپان اندھ خان سے رابطہ کر کے اسے مس بات پر تادیب کی گئی۔ وہ انہیں بندت کے فریضہ پر چند مسلمانوں کو فریضہ لہ لہا بھیج رہا تھا اور ہجرت کر کے آتے والے مسلمانوں کو افغانستان میں قتل کر کے۔ علی اللہ مولانا محمود الحسن کی بدایات پر کام کرنے والی اس تحریک کے صدر مولانا منہ محی نے انگریز سامراج سے علیحدہ حاصل کرنے کیلئے روسی رہنمائین سے بھی مذاکرات کی اور تعاون طلب کیا۔ تحریک خلافت کو کامیابی سے دستبردار کرنے کیلئے ایک فوج بھی نکھلی ہوئی تھی جسے منہ محی کا نام دیا گیا اور مولانا نانیج محمد امر علی اس کے لیڈر تھے۔ جنرل کمانڈر ایچیف مقرر ہوئے۔ دوسری طرف سیاسی سطح پر ہندوستان بھر میں خلافت کانفرنس منعقد کی گئی جو حکمرانوں کی مصالحتہ کار وادوں اور طرح طرح کی بدعتوں کے لیے جو دست کامیاب رہیں۔ یعنی حیدر آباد لاٹکان اور پنجاب آباد کی خلافت کانفرنس خصوصاً تدریجاً اہمیت کی حامل تھیں۔

اس دور اور انگریزوں نے سعودی عرب کے حکمران کو اپنے ساتھ ملا لیا اور مختلف دوسرے جھگڑوں سے خلافتِ حبشہ پر غلبہ کر دیا۔ لیکن ہندوستان میں خلافتِ تحریک جاری رہی اور اس کا مقصد ملک کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانا قرار پایا۔ جوہر دہلی کی تکفیل کے بعد مولانا عبداللہ سندھی نے دین پور، امرت اور حیدر آباد کے چند دیگر ساتھیوں کے ساتھ افغانستان تک سرحد کی۔ یہیں کیلئے مختلف مقامات مقرر کئے گئے۔ جوہر بڑبڑ کر مدد کی فراموشی اور مہاجرین کو افغانستان تک پہنچانے کیلئے راستے مستعین کئے گئے۔ کابل میں مہاجرین کی آباد کاری اور سندھ سے ان کی روانگی وغیرہ کے تمام تر انتظامات مولانا تاج محمد احراری نے انجام دیے تھے۔ سندھ سے مسلمانوں کو پہلا کالہ جان محمد بنجو کی قیادت میں کابل گیا جس میں گول بلوچوں کا تقریباً چار فیصد اور بعض دیگر قبائلی اور برادرانوں کے افراد شامل تھے۔ بہت سے مہاجرین کے واسطے پشاور کیلئے ایک خصوصی سرزمین کا اجرام کیا گیا لیکن انگریز حکومت کو اس ہجرت کے اصل مقاصد کا پتہ چل گیا اور یہ ایجنٹس زمین بننے دی گئی۔ اس طرح وہ سرا قازاقا کابل نہ جاسکا۔ اس سلسلے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ افغان حکمران امین اللہ خان اندر سے انگریزوں کا خیر خواہ تھا اور اس نے اللہ سے یہی تک تمام معاملہ انگریزوں کو بتادیا تھا۔

اس تحریک کے دوران تمام تر خفیہ پیغام رسانی کا ذخیرہ بھیانک طور پر تباہ ہو گیا۔ پیغام کو خفیہ افساروں میں رکھنا اور ان کے ذریعے پیغام رسانی کا کام کرنا، اس تحریک کے لئے ایک بڑا چیلنج تھا۔ اس کے باوجود، تحریک کے قائدین نے اس کا سامنا کیا اور اسے کامیاب بنایا۔

مولانا عبد اللہ سندھی نے انگریز سرکار سے جو کچھ ماننے کے لئے وہی رہنما السنہ سے تعاون طلب کیا۔

نے اختر کو انگریزوں کو واپسی پر مجبور کر دیا لیکن اگر خلافت تحریک اور خانہ کعبہ کا مرکز اس طرح خاں نہ ہوتا تو آج تک خطہ کشمیر ہی کو انگریزوں کا حصہ نہ ہوتا۔

کے بڑوں کی طرف سے ایک تاریخ منقرد کرو دی گئی اور اسی تاریخ کے عہد کے اندر اور باہر سے انگریزوں کے خلاف ایک وقت مسلح لڑائیوں کا آغاز ہوا تھا۔ یہ تاریخ "کوڑا لفظ" میں ایک رہنمی رومال پر کاجھ دی گئی اور اس رومال کو دین پر شریف پتھار دیا گیا۔ یہی وہ وقت تھا جب انگریزوں کو اس پر گورنر کی خبر ہو گئی اور انہوں نے ثبوت کی برآمدگی کیلئے دین پر جس مولانا عبد اللہ سندھی کی اقامت کاہر چھاپا۔ مولانا سندھی نے رومال برتنوں کے ٹکر سے میں ڈال دیا اور چھاپہ مار پائی کی اس طرف توجہ ہی نہیں گئی۔ پھر امرت شریف میں مولانا علی محمد امرولی کے ہاں چھاپہ پڑا کہ رومال بیان سے نکل چکا تھا۔ لیکن تیسرے چھاپے میں انگریزوں کو کاجھ میں لوٹا پڑا اور رہنمی رومال جو اس وقت حیدر آباد میں بھارت کے پہلے مسلمان صدر جناب ڈاکٹر حسین کے بھائی شیخ عبدالرحیم کے پاس پہنچ چکا تھا۔ پکڑا گیا۔ پھر قائدوں شروع ہوئیں اور انقلاب کیلئے خود راہیہ کھربو کر اس سناؤ ہو گیا۔ اپنے اخبار میں مولانا محمد شاہ امرولی نے دل گرفتہ ہو کر بتایا کہ انگریزوں کو رہنمی رومال کے اس سفر کی اطلاعات کو بے محل دے دی تھیں اور یہ دکا کہہ کر ایک بغیر ہی لڑھائی تھی۔ اور یہ تھے مولانا اشرف علی تھانوی۔ مولانا امرولی نے بغل مولانا تھانوی کہتے تھے کہ انگریزوں کے خلاف جھوٹ کیا جائے بلکہ ان کی سرپرستی میں رد کر سلسلوں کیلئے فائدہ حاصل کئے جائیں۔ وہ چونکہ دارالعلوم دہلوی کے اکابر ہیں میں سے تھے اس لئے انہیں تحریک خلافت اور جہاد اپنے کے تمام پر گورنوں سے اگھڑی رہتی تھی۔ انہوں نے رہنمی رومال کی حقیقت اور انقلابی لڑائیوں کیلئے طے کر دہ تاریخ سے اپنے گھروالوں کو آگہ کر دیا اور ان کے بھائی نے جو اسٹیل جینس کے ایک اعلیٰ فخر سے ہرے قصے سے انقلاب کے خبردار کر دیا۔

مولانا محمد شاہ احراری کو بیوی اور ضعف کے سبب مولانا شرف علی قانوازی کے اس بھائی کا کام یاد تیس دن تھا اس لئے ہم نے مولانا ارشاد الحق قانوازی سے علی فون پر رابطہ کیا اور مولانا شرف علی قانوازی سے ”برادران“ کے بارے میں معلومات چاہیں۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ مولانا کے صرف ایک بھائی تھے جن کا نام مختصر علی تھا اور وہ ہند میں برطانوی سرکار کے ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے۔ یہی سی آئی ڈی کے افسر اعلیٰ تھے۔ انہوں نے تقسیم ہند سے پہلے ہی ریٹائرمنٹ لے لی تھی اور راج پر چلے گئے تھے جہاں سے واپس آنے کے بعد ۱۹۵۰ء میں انتقال کر گئے۔ مولانا شرف علی قانوازی اور مختصر علی کی تیس ایک لاکھ تھیں۔ مختصر علی کی والدہ کے بطن سے ایک بی بی بھی تھی جن کی شادی مولانا علم الحق قانوازی سے ہوئی۔ اور ان کے بطن سے مولانا ارشاد الحق قانوازی اور مولانا احتشام الحق قانوازی پیدا ہوئے۔

اگرچہ ہندوستان میں وسیع فوجی انجینئرنگ کی آزادی کی تحریکوں

دارالعلوم دیوبند معاون سرکار سے
وانگریز ایجنٹ کی خفیہ رپورٹ

مارہ، پنج تیر، اشرف عازات سے لکھا گیا ہے کہ اس سے پہلے ۱۳۱۵ء بمقام دیوبند
جو کہ تیس سالہ سالہ ہی شروع ہوا اس کے بعد ۱۳۱۶ء کو منانہ تیر قرار دیا
گیا ہے

اس دور سے یونٹا فوٹو ترقی کی ۱۳۱۷ء کی خفیہ رپورٹ میں
تفصیل طور پر ہے، ایک خفیہ معتمد انگریز منی پرنس اس دور سے کہ دیکھا تو اس سے
نبات اسے خیالات کا انکشاف کیا اس کے ساتھ کی چند سطروں میں ذیل ہیں
”جو کام برسے برسے کا یونٹا فوٹو ہزاروں روپیہ کے صرف سے
ہوتا ہے وہ یہاں کہڑوں ہمارا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں
روپیہ مالانہ تھا وہ کہ کر کہ ہے وہ یہاں ایک کر لوی چالیس
روپیہ مالانہ پر کہ رہا ہے یہ عذر سے لکھا کہ سرکار نہیں بلکہ موافق
سرکار محمد معاون سرکار ہے یہاں کے تعلیم یافتہ ایک ایسے
آزاد اور نیک ملین و سلیم الطین ہیں کہ ایک کو دوسرے سے کچھ
واسطہ نہیں کوئی فن ضروری ایسا نہیں جو یہاں تعلیم نہ ہوتا ہو
مہاجرینوں کے لئے تو اس سے بہتر کوئی تعلیم اور تعلیم گاہ
نہیں ہو سکتی اور میں تو یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ غیر مسلمان بھی یہاں

پروفیسر محمد ایوب قادری
کی تصنیف ”مولانا محمد احسن نانوتوی“
کے ایک صفحہ کا عکس

اس سلسلے میں دو تہ کو ایک کتاب ”تحریک دیوبند غیر روزنامہ انجم کراچی، ۱۹۶۳ء، صفحہ ۱۶
۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳

انی وجمعت وجمعی للذی فعل السموات والارض عینا وما انا من الشریکین
میں تو ادھر ادھر سے ہوا کہ ایک طرف لگ گیا ہیں زمین اور آسمان کو یہ کیا اور میں شریکوں میں سے

الہدایہ

علیہ السلام فی تفسیر القرآن
جلد ۱۱۴

جلد ۱۱۴ باب ماہ حب المرجب ۱۱۴

بَابُ التَّفْسِيرِ

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُنْتَدِينَ

(تفسیر) کہ جس شخص کو اس نے گمراہ کر دیا ہے وہ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ وہ کون ہے اور کون سے راستوں پر گمراہ کر دیا ہے۔
(تفسیر) کہ جس شخص کو اس نے گمراہ کر دیا ہے وہ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ وہ کون ہے اور کون سے راستوں پر گمراہ کر دیا ہے۔
سے ان کے اس خیال بالکل کو رد کیا اور یہاں سے مجھوں ہونے کے حضور علیہ السلام کو جمع کیا
اور موردِ ذکر اہل ثابت کیا اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ صراطِ مستقیم
کون و نہ پڑا ہے۔ ہاں یہاں سے کون و نہ کیا ہے؟ خطاب یہ ہے کہ یہاں سے رسول اور آپ کے
متبعین ماہِ راست پر ہیں اور تم لوگ حق سے ہٹ کر باویہ مخالفت میں سرگردان پھر رہے
ہو۔ اور اس آیت میں اشارہ ہے کہ مجھوں و حقیقت وہ لوگ ہوتے ہیں جو اسبابِ محبت
دنیا کے معصیت میں گرفتار ہوں نہ وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں سے صرف متذکرہ
پہ قناعت کر کے اپنے مولیٰ سے قطعِ تعلق کیا جس کی طرف بالآخر سب کا مال ہے۔

تِلْكَ طَعْمُ الْمَكْذِبِينَ
موتوں کے لئے یہ کھانا ہے جو کھانے والے

کفار و کافروں کی خواہش کیا کرتے کہ اگر جنابِ رسول اکرم صلی علیہ وسلم تین دن تک

محقق خالص الاعتقاد و مسلمان کو اپنے مقاصد کی تکمیل میں ہم خیالی بنانے اور پورے
 کرنے کی خاطر۔ ورنہ عملی طور پر نہ تو انہیں دینی حمایت مطلوب ہے اور نہ وہ
 ان کو ضروری سمجھتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ اس لئے گذرے زمانہ میں مدرسہ عالیہ
 دہندہ کا وجود مسلمانوں کے لئے جتنی فیض رسانی کا کام دے رہا ہے اور سچ چھو
 س کی بنیاد و ایسے مقدس ماعتوں سے رکھی گئی تھی جنہیں بجز اخلاص حرکت کی نظر اہم تھا
 ۷ لاش مسلمان اس ہر شے کے آب زلال سے سیراب ہونے کی خواہش ظاہر کریں
 سال گذشتہ میں وہاں کے سرگرم ممبران کی جمواید سے جقیۃ الانصار کا سلسلہ
 رہی جو اب جس کا وجود ابر حجت سے کم نہیں۔ لہذا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔
 بفضل تو اعد کی ایک کاپی ہنرمند مدرسہ سے طلب کر کے جقیۃ الانصار کی ممبری قبول
 میں ذیل میں بفضل تو اعد کے غلیظہ کی نقل دی جاتی ہے جس سے بقدر ضرورت
 یہ ایک مجلس کی ضرورت اور عظمت کا باطنین کو علم ہو سکتا ہے۔ (ایڈیٹور)

ضمیمہ قواعد و مقاصد الانصار دیوبند

(۱) جمعیت گورنمنٹ انگلشیہ کی راجس کے ظل عاطفت میں ہم نہایت آذادی کے
 ساتھ مذہبی فرائض ادا کرتے ہیں۔ اور مذہبی تعلیم کی ترقی کے لئے ہر قسم کی کوشش کر
 سکتے ہیں (پوری وفا و ابر رویگی۔ اور انارکستانہ کوششوں کے قلع و قمع میں اپنے اثر
 سے پورا کام لیں۔

(۲) جمعیت اپنے فرائض (یعنی مدرسہ کی تعلیم۔ انتظامی۔ مالی ترقی) کی یقین و تحقیق
 کے لئے پانچ شعبے قرار دیئے ہیں۔ (الف) تکمیل التعليم (ب) نظام التعليم
 (ج) الارشاد (د) التایف و الاشاعت (هـ) مجلس علمیہ

(۳) جمعیت الانصار کے شعبہ جقیۃ تکمیل التعليم کا فرض ہو گا کہ مدرسہ عالیہ دیوبند
 کے موجودہ اصحاب ختم کرنے والے حضرات کے لئے جو درجہ تکمیل کھولا جاتا
 ہے اس کی ضروریات مہیا کرے۔

تشریح

درجہ تکمیل میں حضرت مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ سے تعلق رکھنے والی بات